السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زانیہ عورت کو بھی عدت گزارنی ہوگی جیسا کہ منکوحہ عورت کو گزارنی ہوتی ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الاللہ۔ صورت مسئولہ چند شقوق کی محتمل ہے سب کا جواب علاحدہ ہے

1۔ عورت زانیہ غیر منکوحہ ہے ۔ اس حالت میں اس کی عدت استبراء حمل ہے یعنی وطی آخر کے بعد سے اتنا انتظار کرے کہ حاملہ نہ ہونے کا یقین ہوجائے اور اگر حاملہ ہے تووضع حمل کا انتظار کرے لقولہ تعالیٰ ﴿أُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ وفسرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لاتوطا حامل حتی تضع ولاغیر ذات حمل حتی تحیض حیضة رواہ احمد وابوداؤد االحاکم من حدیث ابی سعید الخدري وردي احمد وابوداود والترمذي وابن حبان من حدیث ورفع بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لایحل لاحد یومن باللہ والیوم الاخران یسقی ماءہ زرع غیرہ

لیکن اگر کسی ایک شخص سے وہ عورت بتلائے زنا تھی اوراب اسی مرد سے نکاح کرے تواب اس کو استبراء رحم یا وضع حمل کے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس حالت میں سقی الماء فی غٖر زرع نہیں ہے

2۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے اورشوہر سے تعلق بھی تھا اوراب شوہر نے انتقال کیا اس صورت میں اگر عورت حاملہ نہیں ہے تواس کو شوہر کی وفات کی عدت پوری کرنا ضروری ہے لقولہ تعالیٰ ﴿يَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ اوراگر وہ عورت حاملہ ہے تواس کی عدت وضع حمل ہے :۔ ﴿أُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ اگرچہ حمل زنا کا ہو' لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم :الولد للفراش ولعاہر الحجر

3۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے مگر شوہر سے اس کی خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہے یا خلوت صحیحہ ہوئی مگر شوہر نابالغ ہے یا ایسا جرح ہے جس سے دونوں میں باہمی تعلق نہ ہونا متیقین ہے اوراب اس کا شوہر قضا کرگیا ۔ اس کی عدت چارمہینہ دس دن توضروری ہے عام ازیں کہ حاملہ ہو یا نہ ہو اور بعد انقضاء عدت اگر وہ عورت حاملہ ہو تواسی کا حکم وہی ہے جواوپر گذرا یعنی جس مرد کا یہ تعلق زنا اس کو حمل ہے اسی سے نکاح کرنے میں وضع حمل کا انتظار کرنا ضروری ہے ۔

4۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے ۔ اب شوہر نے انتقال نہیں کیا بلکہ طلاق دیدیا ۔ اس صورت میں عدت طلاق اس کو پوری کرنا چاہیے اس تفصیل کے ساتھ جو متوفی عنہا زوجہا کی باتوں میں بیان ہوا واللہ اعلم بالصواب ۔ حررہ ابو عبداللہ محمد ادریس عفی عنہ بقلم العبد الاثم ابی الحسن محمد بن عبدالمنان خان کان اللہ لہ المرشد آبادی الجنگی فوری بماہ صفر 1326ھ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص134

محدث فتویٰ